سوال

میں اس حدیث کوتلاش کررہاہوں جس میں یہ قصہ روایت کیا گیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ھجرت فرمائی توغار میں چھپے اورفرشتے غار کے دھانے پراپنے پرپھیلائے ہوئے تھے تاکہ جوکفار انہیں تلاش کرتے پھر رہے تھے وہ انہیں دیکھ نہ سکیں ۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ غار کے منہ پر مکڑی نے جالا بن دیا تھا لیکن میں نے اس حدیث کوضعیف یا ملمع کیا ہوا پایا ہے ، اوروہ روایت جس میں فرشتوں نے غار کے منہ پراپنے پر پھیلا دیے تھے صحیح ہے ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اس حدیث کے راوی اورحدیث یا تاریخ کی کتاب بتا دیں جس میں مجھے یہ حدیث مل جائے ؟ ۔

جواب

الحمد للہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اورابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کا غار میں رات گزارنے کا ذکر قرآن مجید اورسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے جسے ذیل میں آپ کے لیے ذکر کیا جاتا ہے :

اول : کتاب اللہ :

کتاب اللہ میں اس قصہ کوبیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

اگر تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کروتو اللہ نے ہی ان کی مدد کی اس وقت جبکہ انہیں کافروں نے نکال دیا تھا ، دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے ، تو اللہ تعالی نے اپنی طرف سے اس پر تسکین نازل فرما کر ان لشکروں سے ان کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں ، اس نے کافروں کی بات نیچی کردی اوراللہ تعالی کا کلمہ ہی بلند وبالا ہے ، اللہ تعالی غالب اورحکمت والا ہے التوبۃ (40) ۔

تو یہ آیت اس پر واضح نص ہے کہ مشرکوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی پلاننگ کی اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم اورابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے غار میں رات بسر کی تھی ۔

دوم : حدیث نبوی :

غار میں رات بسر کرنے کا جو قصہ صحیح احادیث میں وارد ہے وہ کچھ اس طرح ہے :

1 - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں ۔ ۔ ۔ پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اورابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ جبل ثور پرایک غار میں چلے گئے اوراس میں تین راتیں بسر کیں ان کے پاس عبداللہ بن ابوبکر رات بسر کرتے تھے جوکہ ایک ذھین تیزاور سمجھ دار نوجوان تھا ، وہ سحری کے وقت وہاں سے نکل آتا توصبح قریش کے ساتھ مکہ میں ہوتا گویا کہ اس نے رات مکہ میں ہی بسر کی ہو ، تو قریش جو بھی ان کے خلاف پلان تیار کرتے یہ سن کر اسے یاد کرلیتا اوررات کے وقت غار میں جا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دے دیتا ۔ ۔ الحدیث ۔

اس حدیث طویل حدیث کوامام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے روایت کرنے سے قبل باب یہ باندھا ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے صحابہ کی مدینہ کی طرف ھجرت ۔ دیکھیں حدیث نمبر (3905) ۔

2-ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر کسی نے اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لیا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اے ابو بکر (رضی اللہ تعالی عنہ) تیرا ان دونوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالی ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3653) ۔

مکڑی کے جالے والا قصہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی اللہ تعالی کے اس فرمان (اور جب آپ کے بارہ میں کافر لوگ یہ پلاننگ کر رہے تھے آپ کو قید کر دیں) کے بارہ میں کہتے ہیں کہ : ایک رات قریش نے مکہ میں مشورہ کے لیے اکٹھے ہوئے تو کچھ نے یہ کہا کہ جب صبح ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زنجیروں سے باندھ دو ، اور کچھ کہنے لگے بلکہ اسے قتل کر دو ، اور کچھ نے یہ کہا کہ اسے یہاں سے نکال دو ۔

تو اللہ تعالی نے اس کی اطلاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تو علی رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بسر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر غار میں چلے گئے ، اور مشرک رات بھر علی رضی اللہ تعالی عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر پہرہ دیتے رہے ، جب صبح ہوئی تو ان کی طرف بڑھے تو جب علی رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا تو اللہ تعالی نے ان کی پلاننگ ختم کر کے رکھ دی ۔

تو وہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھنے لگے کہ نبی صلی علیہ وسلم کہاں ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تو پتہ نہیں ، تو وہ ان کا کھوج لگاتے ہوئے پہاڑ تک جا پہنچے تو ان پر نشانات خلط ملط ہو گئے تو وہ پہاڑ پر چڑھ گئے اور غار کے پاس سے گزرے تو اس کے دروازے پر دیکھا کہ مکڑی نے جالا بنا ہوا ہے تو کہنے لگے کہ اگر اس میں جاتا تو یہ دھانے پر یہ جالا نہ ہوتا ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تین راتیں رہے ۔ مسند احمد حدیث نمبر (3241) ۔

اس حدیث کی تصحیح میں علماء کرام کا اختلاف ہے ، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے البدایۃ والنھایۃ (3/222) اس کی سند کو حسن کہا ہے ۔

اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے سلسلۃ الضعیفۃ میں اسے ضعیف اور شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ تعالی نے مسند احمد کی تحقیق (3251) میں یہ کہا ہے کہ اس کی سند میں نظر ہے ۔ اھ اور مسند احمد کے محققین نے (3551) اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے ۔ اھ واللہ اعلم ۔

اور دو کبوتروں کا قصہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایۃ والنھایۃ (3/223) میں ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے ، پھر حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ ، اس طریق سے یہ حدیث نہایت غریب ہے اور اسے بھی مسند احمد کے محققین نے ضعیف قرار دیا ہے جس کا ذکر اوپر بیان کیا جا چکا ہے ۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی سلسلۃ احادیث الضعیفۃ (3/339) میں کہتے ہیں کہ : آپ کو علم ہونا چاہیے کہ غار کے منہ پر مکڑی کا جالا اور کبوتروں والی حدیث صحیح نہیں جو کہ اکثر کتب اور ھجرت کے موضوع پر تقاریر میں بیان کی جاتی ہے ، تو آپ کو اس کے بارہ میں علم ہونا چاہیے ۔ اھ

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرشتوں کا اپنے پروں سے چھپانے کے متعلق طبرانی نے معجم الکبیر (24/106-108) میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک لمبی حدیث بیان کی ہے جس میں ہے کہ :

تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آدمی کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو غار کے منہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہر گز نہیں بلاشبہ فرشتوں نے ہمیں اپنے پروں سے چھپا رکھا ہے ۔ ۔ ۔ الحدیث ۔

تو اس حدیث کی سند میں یعقوب بن حمید بن کاسب المدنی ہے ، جس کے بارہ میں اہل علم کا اختلاف ہے ۔ دیکھیں تہذیب الکمال للمزی (32/318-323) ۔

اوراسے ابن معین ، ابوحاتم ، اورامام نسائی رحمہم اللہ تعالی نے ضعیف اورابوزرعہ رازی نے واھی قرار دیا ہے ، اورابوداود سجستانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ ہم نے اس کی مسند میں ایسی احادیث دیکھیں جن کا ہم نے انکارکیا توہم نے اس سے اصولی طورپرمطالبہ کیا توہم نے دفاع کیا پھراس نے دوبارہ بیان کردیا توہم نے اصول میں احادیث کوتازہ خط سے بدلا ہواپایا جوکہ مرسل تھیں اس نے انہیں مسند کردیا اوراس میں زیادتی بھی کی ۔

اورابن عدی کا قول ہے کہ اس اوراس کی روایت میں کوئی حرج نہیں ، لاباس بہ ، اوروہ کثیرالحدیث ہے ، اورکثیر الغرائب بھی ہے ۔

امام ذھبی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

یہ علماء حدیث میں سے تھا لیکن اس کی منکراورغریب احادیث ہیں ۔

اورابن حبان رحمہ اللہ تعالی نے اسے ثقہ کہا اورحافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے صدوق لہ اوھام ، یہ صدوق اوراس کے وھمے ہیں ۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی اس کی احادیث کوحسن قراردیتے ہیں لیکن اس حدیث کوحسن کہنے میں توقف اختیارکیا ہے ۔ دیکھیں ضعیفۃ (263/3)

تواس یعقوب کے بارہ میں مقرریہ ہوا کہ اس کی احادیث حسن ہوتی ہیں اگرتوسند میں کوئی اورعلت نہ ہوتووہ حدیث حسن ہے ۔

پھران کا قول ہے کہ :

طبرانی کا شیخ اوراستاداحمد بن عمروالخلال المکی کا ترجمہ تومجھے نہیں مل سکا ، اور معجم الاوسط میں تقریبا سولہ احادیث بیان کی گئی ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ان کے مشہور شیوخ میں سے ہے تواگر معروف ہویا متابعت بیان کی جائے توحدیث حسن ہے ۔ اھ

والله تعالی اعلم.